الکتاب والحکمۃ

عزیز زبیدی۔ واربرٹن

ناہنجار اور کم سواد حکمرانوں سے نجات کیلئے دعائیں

فَقَالُوا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (پ ۱۱۔ یونس ع ۹)

ہمیں ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا۔ تو وہ بولے! ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا! اے ہمارے رب! ہم کو ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت سے منکرین حق (کے شکنجہ) سے چھٹکارا دے۔

یہ سیاسی مصائب اور جبابرہ کی استبدادی چیرہ دستیوں کا ذکر ہے، فراعنہ مصر نے جب مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا اور وہ ان سے ڈرنے لگے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے فرمایا۔

"اے بھائیو! اگر خدا پر تمہارا ایمان ہے اور سچے ہی مسلمان ہو تو پھر خدا پر بھروسہ کرو۔"

يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ۔ (پ ۱۱۔ یونس ع ۹)

ان کا مقصد یہ تھا کہ مسلم کسی سے ڈر کر راہِ حق سے انحراف نہیں کیا کرتے اور اللہ پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں، ہمت نہیں ہارتے۔ اس لیے بالآخر فتح مومنین کی ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک اور مقام پر فرمایا:

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (پ ۴۔ العمران ع ۱۴)

"اگر تم (سچے) مومن ہو (تو) ہمت نہ ہارو اور نہ غم کرو، تم ہی غالب رہو گے۔"

بہر حال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسبِ ارشاد مسلمانوں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور ساتھ ہی خدا سے دعائیں بھی کیں کیونکہ دعائیں توکل کے منافی نہیں ہیں۔ یقین کیجیے یہی نسخہ ہر زمانے میں کام آسکتا ہے، بشرطیکہ ایمان قائم ہو!

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ (پ ۹۔ الاعراف ع)

ثابت قدم رکھیو۔ اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر (کی پکھالیں) انڈیل دے اور مسلمانی کی حالت میں ہم کو دنیا سے اٹھالے۔"

فرعون کے جادوگر بات کھا کر جب مسلمان ہو گئے تو فرعون غصے سے بے قابو ہو کر بولا کہ: میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر الٹا لٹکا دوں گا۔ وہ جواب میں بولے:۔

ہمیں اب تیرا کلہے کا ڈر، ہمیں تو صرف اسی ذات پاک کا ڈر ہے۔ جس کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ہم چورا چکے نہیں کہ ہمیں ہمارا ضمیر ملامت کرے، جرم ہے تو صرف یہ کہ: ہم ایمان لے آئے اور حق کی آواز پر لبیک کہا۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا (ایضاً)

ترجمہ۔ وہ لگے کہنے (کہ ہم تیری اس دھمکی سے ڈرتے نہیں) ہم کو تو (مر کر) اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے اور تو نے ہم میں قصور ہی کیا پایا ہے یہی نا کہ جب ہمارے رب کے معجزے ہمارے سامنے آئے تو ہم ان پر ایمان لے آئے۔

فرعون اور اس کے شر سے بچا۔ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (پ ۲۸۔ التحریم ع ۲)

ترجمہ:۔ اے میرے رب! اپنے پاس بہشت میں میرے لیے ایک گھر بنا اور مجھ کو فرعون اور اس کے کردار (کی نحوست) سے نجات دے اور (نیز) مجھے بے انصاف لوگوں سے چھٹکارا دے۔

فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت موسیٰ کو پالا تھا اور آپ کی پاک زندگی سے واقف تھی، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسلام پیش کیا تو وہ بھی مسلمان ہو گئیں، اس پر سرکش فرعون کو جو تاؤ آیا ہو گا، ظاہر ہے، بس ان کے اسی شر اور فتنہ سے بچنے کے لیے انھوں نے رب سے دعا کی۔

جب کوئی صالح جماعت اور حق پرست عوام اسی قسم کے سیاسی فتنوں میں مبتلا ہو جائیں تو انھیں اسی قسم کی دعائیں کرنا چاہئیں۔ اگر خلوص اور جذبہ کے ساتھ یہ دعائیں کی جائیں تو وہ ضرور رنگ لائیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

میں عاجز ہوں میری مدد فرما۔ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (پ ۲۷۔ القمر ع ۱)

"(الٰہی!) میں عاجز ہوں، اب تو ہی ان سے بدلہ لے۔"

جب حضرت نوح علیہ السلام نے ان کو حق کی طرف بلایا تو انھوں نے ان کو جھٹلایا، ان کو پاگل کہا اور دھمکی دی۔ اس پر انھوں نے مندرجہ بالا دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دشمنانِ حق کا بیڑا

غرق کیا، اور یہ مٹھی بھر لوگ فتح یاب اور کامران رہے۔

الٰہی! ان کو فنا کر دے۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (پ ۲۹ - نوح ع ۲)

اے میرے رب! (روئے) زمین پر منکرینِ حق میں سے ایک شخص بھی (زندہ) مت چھوڑ، اگر تو نے ان کو (زندہ) رہنے دیا (تو) یہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتے رہیں گے اور یہ جو بھی جنیں گے منکر اور غنڈے ہی جنیں گے۔

یہ بد دعا اس وقت کی جائے جب اصلاحِ حال کے لیے مناسب اور ممکن کوشش کے بعد مایوسی یقینی ہو جائے تاکہ اب ان کی جڑ ہی کٹ جائے۔ جس بے کار عضو سے جسم و جان کو یقینی خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اسے بالآخر کاٹ ہی پھینکنا چاہیے۔

تو ہی فیصلہ کر۔ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (پ ۱۹ - الشعراء ع ۶)

میرے رب! میری قوم مجھے جھٹلا رہی ہے۔ اب آپ ہی میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا ہوا فیصلہ کر دیجیے اور مجھے اور میرے ساتھ ان کو جو ایمان والے ہیں، نجات دیجیے!"

حضرت تھانوی لکھتے ہیں کہ:

جو شخص دین کو ضرر پہنچا رہا ہو اس کے لیے بد دعا کرنا کمال صبر و حلم کے منافی نہیں ہے۔

بدقماش طبقہ سے نجات کے لیے دعا۔ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ (پ ۲۰ - عنکبوت ع ۳)

"اے میرے رب! مجھے بدقماش گروہ پر غالب کر دے۔"

حضرت لوط علیہ السلام نے یہ دعا اس وقت کی تھی جب بری نیت سے بُرے لوگوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اب بھی اگر صالح لوگ ایسے ناہنجاروں کے نرغہ میں آ جائیں تو انہیں ایسی دعائیں کرنا چاہئیں۔ جن لوگوں کے دم قدم سے برائی کا بول بالا ہوتا ہے اور جن کی زندگیاں حق کی راہ میں روڑا بن جاتی ہیں۔ ان پر غلبہ پانے کے لیے یہ پاک دعائیں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔

الٰہی! اس سے جیل بھلی۔ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۚ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ (پ ۱۲ - یوسف ع ۴)

اے میرے رب! جس (ناشائستہ حرکت کی) طرف (وہ) مجھے بلا رہی ہیں، قید (میں)

رہنا مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہے۔ اور اگر تو نے چالوں کو مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

یہ دعا حضرت یوسف علیہ السلام نے اس وقت کی جب ارباب اقتدار کے در دولت خانہ کی فرمائش قبول کرنے سے انھوں نے انکار کر دیا اور ملکہ معظمہ نے ان کو دھمکی دے ڈالی تھی کہ پھر آپ جیل کے لیے تیار رہیں۔

یقین کیجیے! جو لوگ شاہان وقت کی بھونڈی خدائی کے سامنے اکڑ کر جیل میں چلے جاتے ہیں وہ سنت یوسفی پر عمل کرتے ہیں۔ اگر جیل کو جاتے وقت دعائے یوسفی کا ورد جاری رکھیں تو اللہ تعالیٰ ان کو تختۂ دار سے اٹھا کر تختِ شاہی پر متمکن کر دے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یہ نسخہ بھی آزما کر دیکھ لیجیے۔

الٰہی ان سے یہ سب کچھ چھین لے۔ رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ج رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰي يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ (پ۱۱۔ یوسف ع۹)

(حضرت موسیٰ نے دعا کی) اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو (اس) دنیا کی زندگی میں (بڑی شان وشوکت اور دھن دولت دے رکھی ہے، اور ہمارے رب! (تاکہ یہ بدلوگ) تیرے رستے سے بہکائیں، اے ہمارے رب! ان کے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور اس کے دلوں کو سخت کر دے کہ یہ لوگ عذاب دردناک دیکھے بغیر ایمان ہی نہ لائیں۔

جو ارباب اقتدار اور حکمران، دینِ حق پر بوجھ، اور عدل وانصاف کے سلسلے میں بے رحم واقع ہوتے ہیں ان کے لیے یہ بد دعا ضرور کرنی چاہیے۔ اگر دعا کرنے والے لوگ خود حاملِ دین ہوں گے تو ان کی دعا ضرور قبول ہوگی جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا پر فرمایا۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ۱۱ یونس ع۹)

(اللہ نے) فرمایا: کہ تم دونوں (بھائیوں) کی دعا قبول ہوئی تو تم دونوں ثابت قدم رہو اور (دین سے) ان بے خبروں کے رستے پر نہ چلنا۔"

یعنی: دعا تو قبول ہوئی، ان ظالموں کا حشر ایسا ہی ہوگا، لیکن اس کامیابی کے بعد تم اور تمہاری جماعت انہی راہوں پر نہ چل پڑے جس راہ پر چل کر ان ناہنجاروں کا یہ انجام ہوا۔ اس حکم سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ جو لوگ بے دینی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کر کے تخت الٹ دیتے ہیں، اگر اقتدار پر قابض ہو کر وہ خود انہی راہوں پر چل پڑتے ہیں تو پھر ان کے اس انجام سے بھی وہ بچ نہیں سکیں گے۔ جس کا انھوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

بشر خوش بخت ہے وہ کامراں ہے!

حسیں دنیا ہے، قلبِ ناتواں ہے
الٰہی، کتنا مشکل امتحاں ہے
کسے آواز دوں راہِ فنا میں
کوئی ہمدم نہ کوئی رازداں ہے
خطاؤں پر عطاؤں کی نوازش
مرا اللہ کتنا مہرباں ہے
جو مستغرق ہیں فکرِ آخرت میں
گناہوں کی انہیں فرصت کہاں ہے
گیا بچپن، ہوئی رخصت جوانی
اب اس کے بعد کیا ہوگا؟ عیاں ہے
ہے بالوں سے ہویدا صبحِ پیری
مگر تیری ہوس اب بھی جواں ہے
چڑھا اور ڈھل گیا سورج، مگر تو
ابھی تک کشتۂ خوابِ گراں ہے
خدا کی یاد سے غافل جو گزرا
وہ لمحہ لمحہ تیرا رائگاں ہے
ہے جس کے پاس زادِ راہِ عقبیٰ
بشر خوش بخت ہے وہ کامراں ہے
بہاروں سے نہ ہو مانوس عاجزؔ
بہاروں کے پسِ پردہ خزاں ہے